دفاعی مطالعات

(سرگرمی کی کتاب)

نویں جماعت کے لیے

سرکاری فیصلہ نمبر : ابھیاس-۲۱۱۶/ (پر-نمبر ۱۶/۴۳) ایس ڈی-۴ مورّخہ ۲۵/اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق قائم کی گئی
رابطہ کار کمیٹی کی نشست مورّخہ ۳/مارچ ۲۰۱۷ء میں اس کتاب کو درسی کتاب کے طور پر منظوری دی گئی۔

دفاعی مطالعات

(سرگرمی کی کتاب)

نویں جماعت کے لیے

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کردہ Diksha App کے ذریعے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمعی و بصری ذرائع دستیاب ہوں گے۔	I8JU2V

پہلا ایڈیشن : 2017
دوسرا اصلاح شدہ ایڈیشن
2019

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴۱۱۰۰۴
اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

خصوصی رابطہ کار :
محترمہ پراچی رونذر ساٹھے

مضمون دفاعی مطالعات کمیٹی :
- پروفیسر ڈاکٹر شری کانت پرانجپے، صدر
- بریگیڈیر ایس۔ جی۔ گوکھلے (سبکدوش)، رکن
- کرنل ڈاکٹر پرمودن مراٹھے (سبکدوش)، رکن
- ڈاکٹر وجے جادھو، رکن
- ڈاکٹر شانتارام بڑگزر، رکن
- ڈاکٹر اجے کمار لولگے، پونہ (رکن سکریٹری)

مدعو:
شری وبجناتھ کالے

مترجمین :
- جناب خان حسنین عاقب
- جناب سلیم شہزاد

رابطہ کار مراٹھی:
ڈاکٹر اجے کمار لولگے
اسپیشل آفیسر، عملی تجربہ اور
انچارج اسپیشل آفیسر، حفظانِ صحت اور جسمانی تعلیم
بال بھارتی، پونہ

نقشہ نویس :
روی کرن جادھو
بال بھارتی، پونے

Co-ordinator (Urdu) :
Khan Navedul Haque Inamul Haque,
Special Officer for Urdu,
M.S. Bureau of Textbooks, Balbharati

Urdu D.T.P. & Layout :
Asif Nisar Sayyed,
Yusra Graphics,
305, Somwar Peth, Pune-11.

Cover & Designing :
Shri Ramesh Malge

Production :
Shri Sachchitanand Aphale
Chief Production Officer

Shri Vinod Gawde,
Production Officer

Shrimati Mitali Shitap
Production Assistant

Paper : 70 GSM Creamvowe

Print Order : N/PB/2019-20/(10,000)

Printer : M/s. S Graphix (India) Pvt. Ltd., Thane

Publisher
Shri Vivek Uttam Gosavi
Controller,
M.S. Bureau of Textbook Production,
Prabhadevi, Mumbai - 25.

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:
انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی ؛
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛
مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع،
اور ان سب میں
اُخوّت کو ترقّی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبّیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

راشٹر گیت

جَن گَن مَن - اَدِھ نایک جیَہ ہے
بھارَت - بھاگیَہ وِدَھاتا۔

پنجاب، سِندھ، گُجرات، مَراٹھا،
دراوِڑ، اُتکَل، بَنگ،

وِندھیہ، ہماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھل جَل دِھ تَرَنگ،

تَو شُبھ نامے جاگے، تَو شُبھ آ شِس ماگے،
گاہے تَو جَیَہ گاتھا،

جَن گَن منگل دایَک جیَہ ہے،
بھارَت - بھاگیَہ وِدھاتا۔

جیَہ ہے، جیَہ ہے، جیَہ ہے،
جیَہ جیَہ جیَہ، جیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گوناگوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

پیش لفظ

عزیز طلبہ!

نویں جماعت میں آپ سب کا استقبال ہے۔ 'دفاعی مطالعات' کے موضوع پر سرگرمی کی یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے ہمیں بہت خوشی محسوس ہورہی ہے۔

اس کتاب میں بھارتی فوج اور نیم فوجی دستوں کی مختصر معلومات فراہم کی گئی ہے۔ عالم کاری کی اِس اکیسویں صدی میں دفاعی مطالعات سے متعلق ضروری معلومات حاصل کرنے اور دفاعی شعبے میں کامیاب کریئر بنانے کے لیے اس موضوع پر ضروری معلومات حاصل کرنے میں ہمیں یقین ہے کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوگی۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ دفاعی مطالعات کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ دفاعی مطالعات کی سرگرمیوں کی کتاب کا مقصد آپ میں ملکی سلامتی، قومی مفاد اور حب وطن جیسی اقدار کو پروان چڑھانا ہے۔ مباحثوں، علاقائی سیر، انٹرویو، کردار کی اداکاری جیسی مختلف سرگرمیوں کے ذریعے آپ اس کی آموزش کریں گے۔ آپ ان تمام سرگرمیوں کو ضرور انجام دیجیے۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے آپ کی فکر کو جِلا ملے گی۔ مباحثوں کے ذریعے حاصل کردہ نکات اور معلومات لکھنے کے لیے کتاب میں کافی جگہ فراہم کی گئی ہے۔ جہاں ضرورت ہو اپنے اساتذہ، سرپرستوں اور ہم جماعت ساتھیوں کی مدد لیجیے۔

ٹکنالوجی کے اِس تیز رفتار دور میں کمپیوٹر، اسمارٹ فون کے استعمال سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ سرگرمی کی کتاب کی آموزش کے دوران اطلاعاتی مواصلاتی ٹکنالوجی کے وسائل کا مناسب استعمال کیجیے تاکہ آپ کی آموزش بہتر ہو۔

سرگرمی کی کتاب کے مطالعے، آموزش اور تفہیم کے دوران آپ کو جو نکات پسند آئے نیز آموزش کے دوران جو مشکلات پیش آئیں یا جو سوالات پیدا ہوئے ان سے ہمیں ضرور مطلع کیجیے۔

آپ کی تعلیمی ترقی کے لیے آپ کو نیک خواہشات!

(ڈاکٹر سنیل مگر)
ڈائرکٹر
مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و
ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

پونہ۔
تاریخ: ۲۸/اپریل ۲۰۱۷ء، اکشے ترتیہ
بھارتی سَور: ۸/ویشاکھ ۱۹۳۹

دفاعی مطالعات (Defence Studies)

درس وتدریس اور سرگرمیوں پر عمل کرنے سے متعلق نقطۂ نظر :

مضمون 'دفاعی مطالعات' کا بنیادی ماخذ قومی دفاع ہے۔ملکی دفاع کا تصوّر ملک کو درپیش داخلی اور خارجی مسائل پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ موجودہ دورہ میں ملکی دفاع کا تصوّر محض سرحدوں کے تحفّظ تک محدود نہیں بلکہ اس تصوّر میں سیاسی، معاشی، سماجی اور ثقافتی مسائل بھی شامل ہو چکے ہیں۔اس مضمون کی تدریس سے طلبہ میں ملکی تحفظ ،قومی مفاد اور حب ِوطن جیسی قدروں کا فروغ مقصود ہے۔مستقبل میں اس شعبے میں روزگار کے مواقع کے پیشِ نظر یہ مضمون نہایت مفید ہے۔نویں جماعت کی کتاب 'دفاعی مطالعات' میں بھارت کی ملکی سلامتی سے متعلق مسائل پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جن میں خاص طور پر ملکی سلامتی کا تصوّر اور بھارتی فوجی اور نیم فوجی دستوں کے بارے میں معلومات شامل ہے۔

دسویں جماعت میں آپ آفات میں حفاظتی اقدام کے علاوہ بھارت کو درپیش داخلی مسائل کا مطالعہ کریں گے۔طلبہ سے توقع ہے کہ وہ اس کتاب کو عملی بیاض کے طور پر استعمال کریں۔اس کتاب میں شامل مواد کے مطالعے کے بعد اس سے متعلق گروہی و جماعتی مباحث اور ساتھی اساتذہ اور ماہرینِ تعلیم سے گفتگو کے علاوہ مختلف علاقوں کے دوروں اور انٹرویو کی مدد سے اس عملی بیاض کے اسباق کے نیچے دی ہوئی خالی جگہوں میں معلومات درج کی جائے۔اس سرگرمی کے لیے طلبہ انٹرنیٹ، اخبارات، حوالہ جاتی کتب اور دیگر مواد کی مدد لے سکتے ہیں۔اس کے علاوہ اساتذہ سے مختلف علاقوں کا دورہ کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔

درس وتدریس :

(۱) سبق کی ہر اکائی سے متعلق مختصر معلومات دی ہوئی ہے جس کی بنیاد پر معلم کو مضمون کی تفہیم کرنا ہے۔اس مقصد کے لیے ضروری حوالہ جات کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(۲) دیے ہوئے درسی مواد کی مؤثر آموزش کے پیشِ نظر ہر طالب علم کو سرگرمیوں میں عملی طور پر حصہ لینا چاہیے۔سرگرمیوں میں درج نکات پر گفتگو کرکے اس سرگرمی کو تحریری شکل میں مکمل کیا جانا چاہیے۔

(۳) ہفتے میں ایک مرتبہ اخبارات اور رسائل کے توسط سے بھارت کے دفاع سے متعلق مسائل پر مشتمل خبروں پر مباحثہ منعقد کرکے طلبہ کو ذاتی اظہارِ رائے کا موقع فراہم کیا جائے۔

(۴) حالات کے مطابق مجوزہ علاقے کے دورے کا انعقاد کرکے قیادت وتعاون، گفتگو کی مہارت وغیرہ کو فروغ دیا جائے۔

مضمون کی قدر پیمائی

(۱) آزادانہ تحریری امتحان نہیں ہے۔

(۲) دی ہوئی عملی بیاض میں تحریری کام کے لیے 40% ویٹیج ہے۔

(۳) مباحثہ، کسی علاقے کا دورہ، ملاقات، رول پلے (اداکاری) کے لیے 60% ویٹیج ہے۔

(۴) حاصل کردہ نمبرات کو درجے میں تبدیل کرکے طلبہ کو درجہ تفویض کیا جائے۔

دفاعی مطالعات سے متعلق صلاحیتیں - نویں جماعت

نویں جماعت کی تکمیل پر طلبہ میں درج ذیل صلاحیتوں کا فروغ متوقع ہے۔

نمبر شمار	جز	متوقع صلاحیتیں
۱۔	❍ قومی سلامتی ❍ قومی سلامتی کو درپیش مسائل (خارجی)	❍ حب وطن اور قومی اقدار کو پروان چڑھانا۔ ❍ قومی سلامتی اور قومی مفاد کے تصوّرات کو سمجھنا۔ ❍ قومی سلامتی کو درپیش خارجی چیلنجز کو سمجھنا۔ ❍ بھارت اور پڑوسی ممالک کے مابین تعلقات سے واقفیت حاصل کرنا۔ ❍ نقشہ خوانی کی مہارت کا فروغ ہونا۔
۲۔	❍ بھارتی دفاعی نظام ❍ برّی فوج / افواج ❍ بحریہ ❍ فضائیہ	❍ بھارتی افواج کی تشکیل اور فرائض کو سمجھنا۔ ❍ تینوں افواج کے اسلحوں سے متعلق معلومات حاصل کرنا۔ ❍ برّی افواج کے افسران کے عہدوں سے واقفیت حاصل کرنا۔ ❍ دفاع کے لحاظ سے بھارت کے ساحلی علاقوں اور بحریہ کی اہمیت کو سمجھنا۔ ❍ قومی ہنگامی حالات کے دوران برّی افواج کی اہمیت سے واقف ہونا۔
۳۔	❍ ثانوی دفاعی تنظیمیں / ادارے ❍ پولس انتظامیہ	❍ ملک کی ثانوی دفاعی تنظیموں اور ان کے فرائض کو سمجھنا۔ ❍ قومی سلامتی کے لیے پولس دستوں کی خدمات کا مطالعہ کرنا۔ ❍ ثانوی دفاعی تنظیموں سے متعلق مختلف انٹرویوز کے ذریعے ترغیب حاصل کرنا۔
۴۔	❍ افواج / فوج میں ملازمت کے مواقع	❍ فوج میں ملازمت کے مواقع اور داخلوں کے عمل کو سمجھنا۔

فہرست

نمبر شمار	سبق کا نام	صفحہ نمبر
۱۔	قومی سلامتی	۱
۲۔	قومی سلامتی کو درپیش خارجی مسائل (چیلنجز)	۷
۳۔	بھارت کا دفاعی نظام	۱۳
۴۔	برّی افواج	۱۹
۵۔	بحریہ	۲۶
۶۔	فضائیہ	۳۲
۷۔	ثانوی دفاعی تنظیمیں	۴۱
۸۔	پولس انتظامیہ	۴۷
۹۔	فوج میں ملازمت کے مواقع	۵۱

سبق ۱ قومی سلامتی

سلامتی کا مفہوم

سلامتی انسانی زندگی کی ایک اہم ضرورت ہے۔ چوپایوں اور حیوانات میں بھی خود حفاظتی کی قوت اور وسائل کا معقول امتزاج قدرت نے فراہم کیا ہے۔ جو معاملات چوپایوں اور حیوانات کے لیے ہیں وہی انسانوں کے لیے بھی ہیں۔

سلامتی یا تحفّظ شخص، معاشرے اور ملک سے تعلق رکھنے والا تصوّر ہے۔ سلامتی امن اور استحکام پیدا کرنے کے علاوہ غیر یقینی صورتِ حال میں تحفّظ فراہم کرتی ہے۔ مختلف ملکوں کے درمیان مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ملک کی خودمختاری، قومی اقدار، ملک کی سرزمین کی حفاظت کی جانی چاہیے۔ علاقائی سالمیت، شہری زندگی اور قومی وسائل واملاک کی بیرونی حملوں سے حفاظت کرنا بھی قومیت کا تحفظ کہلاتا ہے یعنی کسی ملک کی قومیت اور مقتدرہ حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے عمل میں لائی جانے والی تمام تر حفاظتی تدابیر کو 'قومی سلامتی' کہا جاتا ہے۔

بھارت کی تاریخ

بھارت کی قدیم تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو پتا چلتا ہے کہ بھارت پر شمال مغربی جانب سے بیرونی زمینی حملے ہوچکے تھے۔ اس زمانے میں بھارت میں مختلف راجاؤں کی ریاستیں قائم تھیں۔

مثلاً موریہ، گپت، مراٹھوں نے قومی سطح پر بیرونی حملوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت لوگوں میں پروان چڑھائی تھی۔

اپنی ریاست کی حفاظت اور اس کی توسیع کے لیے دفاع کی تدابیر، تجزیے، منصوبہ بندی اور دفاعی نظام قائم کرنے کے ثبوت ملتے ہیں۔

تصوّر

قومی سلامتی پر غور کرتے ہوئے کچھ مخصوص تصوّرات کو سمجھ لینا مناسب ہوگا کیونکہ ان تصوّرات کا باہمی تعلق قوم (ملک) اور ملکی سلامتی سے ہے۔ اس سے متعلق ملک، قومی ریاست، قومیت، قومی مفاد، قومی قوت اور قومی سلامتی کے تصورات حسبِ ذیل ہیں۔

- **قوم :** کسی مخصوص جغرافیائی خطے میں ایک ہی ثقافت، نسل، مذہب یا زبان بولنے والے افراد۔ ان میں باہمی اتحاد کا جذبہ ہوتا ہے اور افراد کے ایسے اجتماع کو قوم کہتے ہیں۔ عام طور پر ہر قوم ایک مخصوص خطے میں پروان چڑھتی ہے اس لیے 'قوم اور ملک' کے الفاظ مترادف سمجھے جاتے ہیں۔

- **قومی ریاست :** کوئی ملک قومی ریاست کب بنتا ہے؟ زمینی خطہ، عوام اور مقتدر حکومت؛ اِن تین اکائیوں سے قومی ریاست تشکیل پاتی ہے۔ بھارت قومی ریاست ہے۔ قومی ریاست میں مختلف اقسام کی رنگارنگی پائی جاتی ہے مثلاً بھارت میں نسلی، مذہبی، ذاتوں پر مبنی، لسانی، جغرافیائی اور معاشی رنگارنگی پائی جاتی ہے۔

قومیت : قومیت کی تعریف، قوم کے تصوّر کی تشریح ہی میں مضمر ہے۔ کسی ملک کے عوام اپنے ملک کے لیے جن جذبات کا اظہار کرتے ہیں، اسے قومیت کہا جاتا ہے مثلاً جب ہم بھارت کی قومیت کی بات کرتے ہیں تو وہ بھارتی وفاق ہے جس میں مختلف زبانیں، مذاہب، ذاتیں، فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی شناخت بھارتی شہری کی حیثیت سے تسلیم کی جاتی ہے۔

قومی مفاد : قومی مفاد کا تعلق بنیادی اقدار سے ہوتا ہے۔ ان اقدار کا تعین ملک کی جغرافیائی، سیاسی، سماجی، ثقافتی اور معاشی اکائیوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ یہ اقدار ملک کے دستور میں درج ہوتی ہیں۔ بھارت کے دستور کی تمہید ہی میں یہ اقدار بیان کردی گئی ہیں۔ جمہوریت، سماج واد، سیکولرزم، وفاقی طرزِ حکومت اور مساوات بھارتی قومیت کی بنیادی اقدار ہیں۔ ان اقدار کی وجہ سے ملک کی تاریخ، ثقافت، سماج، معیشت اور طرزِ حکومت سے متعلق نظام کو سمجھا جاسکتا ہے۔

قومی قوت : ملک کی بنیادی اقدار اور قومی مفاد کا تحفظ قومی قوت کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ کسی ملک کی دفاعی صلاحیت کو 'قومی قوت' کہتے ہیں۔ قومی قوت زمانۂ قدیم سے لے کر آج تک سیاست کا مرکز رہی ہے اسی لیے قومی قوت میں اضافے کے لیے ہر ملک کوشش کرتا ہے۔ جن ملکوں کی قومی قوت مستحکم ہوتی ہے وہ ممالک اپنے تعلقات کو کسی بھی شعبے میں فزوں تر کرنے کی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو ممالک کمزور ہوتے ہیں وہ اپنے مفادات کے تحفّظ کے لیے دوسرے ممالک سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ اپنے ملکی مفادات کے پیشِ نظر دوسرے ممالک سے اپنے تعلقات کو مؤثر بنانے کی صلاحیت کو 'قومی قوت' کہتے ہیں۔

ہر ملک اپنی بقا اور مفادات کے تحفظ کے لیے اپنی صلاحیت اور قوت میں اضافے کے لیے مختلف طریقوں سے کوشش کرتا ہے۔

قومی قوت ملک کے طبعی اور غیر طبعی عوامل کی مدد سے وجود میں آتی ہے۔ طبعی عوامل میں کوئلہ، لوہا، فولاد، دیگر معدنیات اور پانی جیسے قدرتی وسائل کا شمار ہوتا ہے۔ ان وسائل کی بنیاد پر بھی کسی ملک کی صنعتی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ بھارت کی خلائی تحقیق اور جوہری سائنس کے شعبے میں کارکردگی بھارت کی قومی قوت کا اہم جزو ہے۔ غیر طبعی عوامل میں ملک کے عوام کی نفسیات، حوصلہ اور ملک کے تئیں لوگوں کی وابستگی وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

قومی سلامتی : اپنا وجود برقرار رکھنے کے لیے کی جانے والی تدابیر کو سلامتی کہا جاتا ہے۔ ہر ملک کو خارجی اور داخلی مسائل درپیش ہوتے ہیں جن سے ملک کی حفاظت کے لیے مختلف تدابیر کی جاتی ہیں۔ اس لیے قومی سلامتی میں ملک کو درپیش بیرونی حملوں کے ساتھ ساتھ گھریلو دشمنوں سے ملک کی حفاظت کا تصوّر بھی اہم ہے۔ حالانکہ بیرونی حملہ روز ہونے والا واقعہ نہیں ہے۔ اس کے باوجود امن کی حالت میں بھی ملک کی حفاظت کے لیے کی جانے والی تیاری یا تدابیر کا تعلق قومی سلامتی سے ہوتا ہے۔ لہٰذا زمانۂ امن میں بیدار رہ کر ملک کی حفاظت کے لیے قائم کیے جانے والے دفاعی نظام کو قومی سلامتی کہتے ہیں۔

قومی سلامتی میں بنیادی اقدار کے تحفظ کے لیے قومی قوت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ملکی سطح پر سماجی، ثقافتی، معاشی اور سیاسی تحفظ کے لیے دیگر امتناعی تدابیر بھی عمل میں لائی جاتی ہیں۔

سرگرمی

۱۔ بھارت پر سکندر کے حملے کی تاریخ کا مطالعہ کیجیے۔ بھارت میں کس راجا نے سکندر کی مدد کی؟ سکندر اور پورس کے درمیان جہلم کی لڑائی کا مطالعہ کیجیے۔ پورس کی خودداری اور شجاعت کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

۲۔ اپنے معلم کی مدد سے سکندر اور پورس کے درمیان ہوئے مکالمے کو قلمبند کیجیے اور اسے ڈرامے کی شکل میں پیش کیجیے۔

۳۔ سمراٹ اشوک کے عہد کے بھارت کے نقشے کا جائزہ لیجیے۔ قدیم بھارت (سیاسی) کے نقشے میں اشوک کی حکومت کی سرحدوں/ مقامات/ اہم جگہوں کی نشاندہی کیجیے۔ (حوالے کے لیے چھٹی جماعت کی 'تاریخ اور شہریت' کی درسی کتاب ملاحظہ کیجیے۔)

۴۔ مندرجہ ذیل نکات پر بحث کیجیے -

الف) بیرونی حملے کی صورت میں قومی یکجہتی کی اہمیت۔

ب) قومی یکجہتی کے لیے دستوری ترامیم۔

مندرجہ بالا میں سے کسی ایک پر مباحثہ منعقد کر کے اس کے اہم نکات تحریر کیجیے۔

۵۔ 'بھارت کے قدرتی وسائل کی اہمیت - بطور قومی قوت کی اکائی' اِس موضوع پر نوٹ لکھیے۔

۶۔ سائنس اور ٹکنالوجی کے شعبے میں بھارت کی ترقی کے موضوع پر مباحثہ منعقد کیجیے۔ زیر بحث نکات ذیل میں تحریر کیجیے۔

۷۔ جوہری اور خلائی سائنس کے شعبوں میں بھارت کی کارکردگی پر گروہی مباحثہ منعقد کر کے مباحثے کے اہم نکات تحریر کیجیے۔

I8TQ4I

سبق ۲ قومی سلامتی کو درپیش خارجی مسائل (چیلنجز)

بھارت کے درج ذیل نقشے کا مشاہدہ کیجیے۔

بھارت کے پڑوسی ممالک کا مطالعہ کیجیے۔ان ممالک سے بھارت کے تعلقات سابقہ تاریخ اور بھارت کو درپیش موجودہ چیلنجز پر غور کرنا ضروری ہے۔ بھارت کے مغرب میں پاکستان اور شمال میں چین پڑوسی ممالک ہیں۔شمال میں بھارت کی سرحد افغانستان سے بھی جا ملتی ہے۔افغانستان سے متصل اس بھارتی سرحدی علاقے کو'واکن کوریڈور' بھی کہا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بھارت کے شمال میں نیپال، بھوٹان اور مشرق میں بنگلہ دیش اور میانمار ہیں۔جنوب میں بحرِ ہند کے علاقے میں سری لنکا ہے۔

بھارت اور پڑوسی ممالک

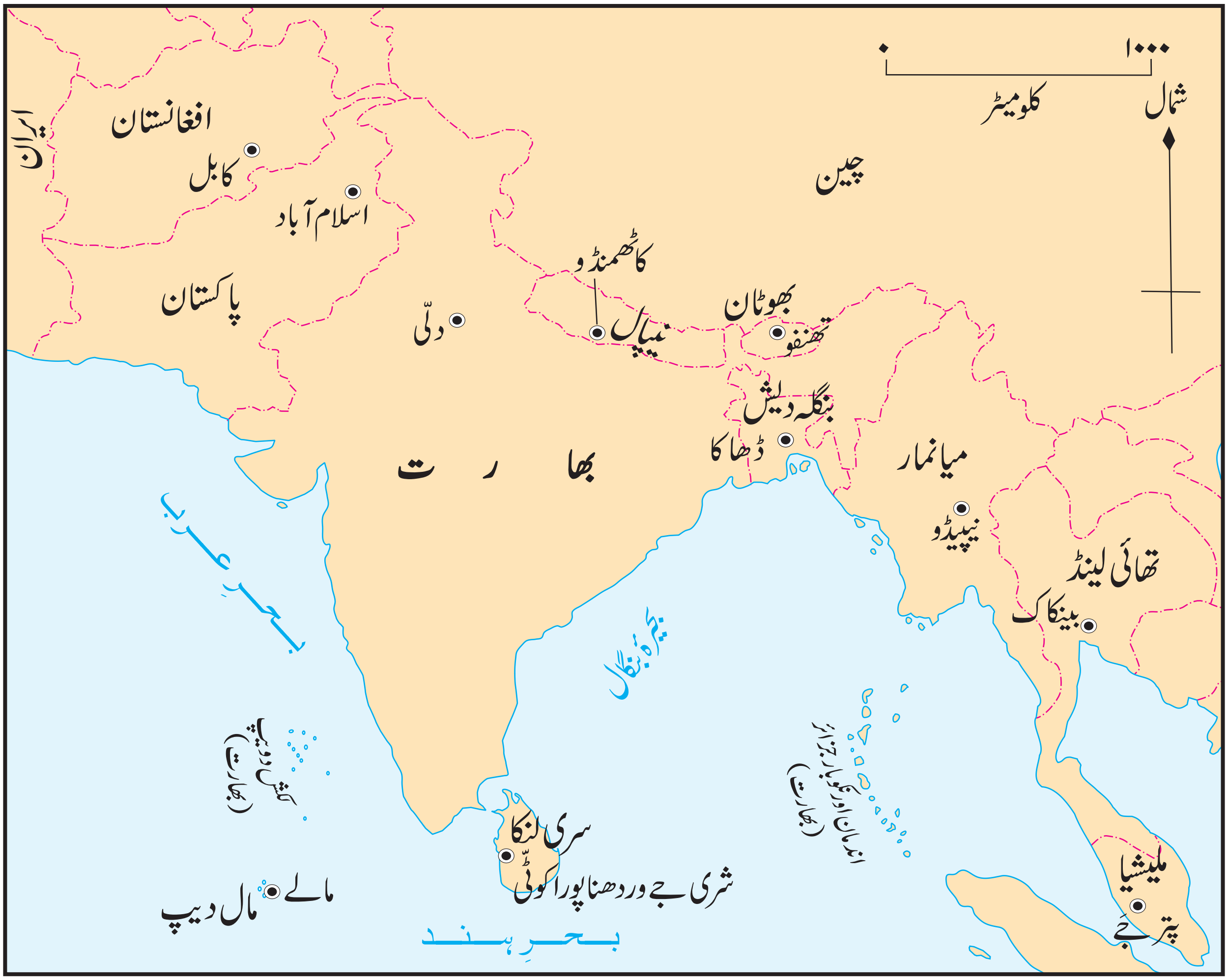

پاکستان :

۱۹۴۷ء کے بعد سے بھارت اور پاکستان کے درمیان کئی جنگیں ہوچکی ہیں۔ پاکستان کے ساتھ ۴۸-۱۹۴۷ء، ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی اہم جنگوں کا شمار ہوتا ہے جن میں دو جنگیں خصوصی طور پر کشمیر کے مسئلے پر لڑی گئیں۔ ۱۹۷۱ء کی بھارت - پاکستان جنگ کے بعد بنگلہ دیش نامی ایک آزاد ملک وجود میں آیا۔ اس سے قبل اس پاکستانی علاقے کو مشرقی پاکستان کہا جاتا تھا۔ ۱۹۹۹ء میں بھارت کو کارگل جنگ لڑنا پڑی۔ پاکستان کے خلاف اب تک لڑی گئی جنگیں روایتی نوعیت کی ہونے کی وجہ سے محدود تھیں۔ مستقبل میں اگر کبھی ایٹمی جنگ ہوگی تو وہ نہایت وسیع نوعیت کی ہوسکتی ہے یعنی پاکستان کے ساتھ ہونے والی جنگوں کی نوعیت بدلتی جارہی ہے۔ یہ ایک چیلنج ہے۔ پاکستان نے کئی انتہا پسند / دہشت گرد گروہوں کو پناہ دے رکھی ہے۔ یہ انتہا پسند گروہ بھارت پر حملے کرتے رہتے ہیں۔

چین :

بھارت کے شمال میں چین ایک اہم ملک ہے۔ بین الاقوامی سرحد اور تبت، بھارت اور چین کے درمیان تنازعہ کی اہم وجوہات ہیں۔ اَکسائی چِن اور اروناچل پردیش کی شمالی سرحد (سابقہ نیفا) کے تعین سے متعلق دو متنازعہ علاقے ان دونوں ممالک کے درمیان ہیں۔ اروناچل پردیش کو نیفا کہا جاتا تھا۔ شمال میں اَکسائی چِن نامی بھارتی علاقے پر چین کا ناجائز قبضہ ہے۔ اروناچل پردیش اور تبت کے درمیان سرحدی خط کو 'میک موہن لائن' کہا جاتا ہے۔ ۱۹۱۴ء میں شملہ میں بھارت، چین اور تبّتی نمائندوں کی موجودگی میں ہنری میک موہن نامی برطانوی افسر نے بھارت اور چین کے درمیان اس خط کو بین الاقوامی سرحد کے طور پر متعین کیا تھا۔ ۱۹۶۲ء کی بھارت - چین جنگ کی بنیادی وجہ یہی سرحدی تنازعہ تھا۔

روایتی طور پر تبت ایک خود مختار ملک ہے۔ بودھ ثقافت تبت کی خصوصیت ہے۔ ۱۹۵۰ء سے چین نے تبت پر اپنا حق جتا کر وہاں کی بودھ ثقافت کو تباہ کرنے کی کوشش جاری رکھی ہے۔ تبّتی عوام پر چینی مظالم کی وجہ سے تبت کے مشہور مذہبی رہنما دلائی لاما نے ۱۹۵۸ء میں بھارت میں پناہ حاصل کی۔

بنگلہ دیش :

۱۹۷۱ء سے قبل بھارت کے دونوں جانب یعنی مشرق میں مشرقی پاکستان اور مغرب میں مغربی پاکستان نامی دو پاکستانی علاقے تھے۔ مغربی پاکستان نے مشرقی پاکستان میں استحصال اور انسانی حقوق کی پامالی شروع کررکھی تھی۔ انجامِ کار شیخ مجیب الرحمٰن کی قیادت میں مشرقی پاکستان کے عوام نے مغربی پاکستان کی ظالمانہ فوجی آمریت کے خلاف بغاوت کردی۔ یہ لڑائی مغربی پاکستان کے استحصال سے آزادی کی لڑائی تھی۔ اس جنگ کی وجہ سے مشرقی پاکستان کے لاکھوں مہاجروں نے بھارت میں پناہ حاصل کی جس کی وجہ سے بھارت کی معیشت پر

دباؤ بڑھ گیا۔لہٰذا بھارت نے مشرقی پاکستان کی کوششوں میں مدد کی۔ نتیجے میں ۱۹۷۱ء کی جنگ کا آغاز ہوگیا اور بنگلہ دیش نامی ملک وجود میں آیا۔

۱۹۷۱ء سے ہی بھارت اور بنگلہ دیش نے باہم اچھے تعلقات استوار رکھے۔ بعد میں دریائے گنگا پر بنے 'فراکا' بند کا تنازعہ پیدا ہوگیا۔ 'فراکا' تنازعہ آج بھی ایک معروف تنازعہ ہے۔ بنگلہ دیش کا موقف یہ تھا کہ اس بند کی وجہ سے بنگلہ دیش میں بہنے والے دریائے گنگا کا پانی رُک جاتا ہے۔۱۹۷۸ء میں 'فراکا معاہدہ' پر دونوں ممالک کی دستخطوں کے بعد یہ تنازعہ ختم ہوگیا۔

- **سری لنکا :**

سری لنکا کے ساتھ بھارت کے دوستانہ تعلقات ہیں۔تمل اقلیتوں کے مسئلے کی وجہ سے سری لنکا کے شمالی علاقے میں داخلی عدم استحکام تھا۔تمل اقلیتیں سیاسی آزادی کا مطالبہ کررہی تھیں۔ آزادی کا مطالبہ بعد میں مسلح کارروائیوں میں تبدیل ہوگیا۔ ۱۹۸۷ء میں تمل مسئلے کے حل کے لیے بھارت - سری لنکا کے درمیان معاہدہ طے پایا جس کی رو سے بھارت نے حکومت سری لنکا کو اپنے تعاون کا یقین دلایا۔اس مسئلے کی وجہ سے پیدا شدہ حالات کو قابو میں لاکر امن وسلامتی قائم کرنے کے لیے بھارت نے 'امن فوج' بھیج کر سری لنکا کی مدد کی۔

بھارت کے درج بالا پڑوسی ممالک کے علاوہ قومی سلامتی کے نقطۂ نظر سے بحرِ ہند کی اہمیت کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔

سمندری علاقہ

- **بحرِ ہند :**

بھارت کو تقریباً ۷۰۰۰ رکلومیٹر سمندری کنارہ حاصل ہے۔ بحرِ ہند بین الاقوامی تجارت کے نقطۂ نظر سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ تجارت کی یہ اہم شاہراہ نہر سوئز سے ملکّا کے سمندر تک وسیع ہے۔ بھارت اس شاہراہ کا مرکزی مقام ہے۔اسی کے ساتھ جزائر انڈمان - نکوبار بھی اس کی وجہ سے اہمیت کے حامل ہیں۔

ڈچ ، فرانسیسی ، پرتگالی اور برطانوی لوگ تجارت کے لیے سمندری راستے سے بھارت آئے اور یہاں اپنی نو آبادیات قائم کرلیں۔ بحرِ ہند میں امریکہ، روس، چین اور دیگر ممالک کے اثر ورسوخ میں اضافہ ہورہا ہے۔ یہ علاقہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ان وجوہات کی بنیاد پر بحرِ ہند کی حفاظت بھارت کو درپیش ایک اہم چیلنج ہے۔

بحرِ ہند کا نقشہ

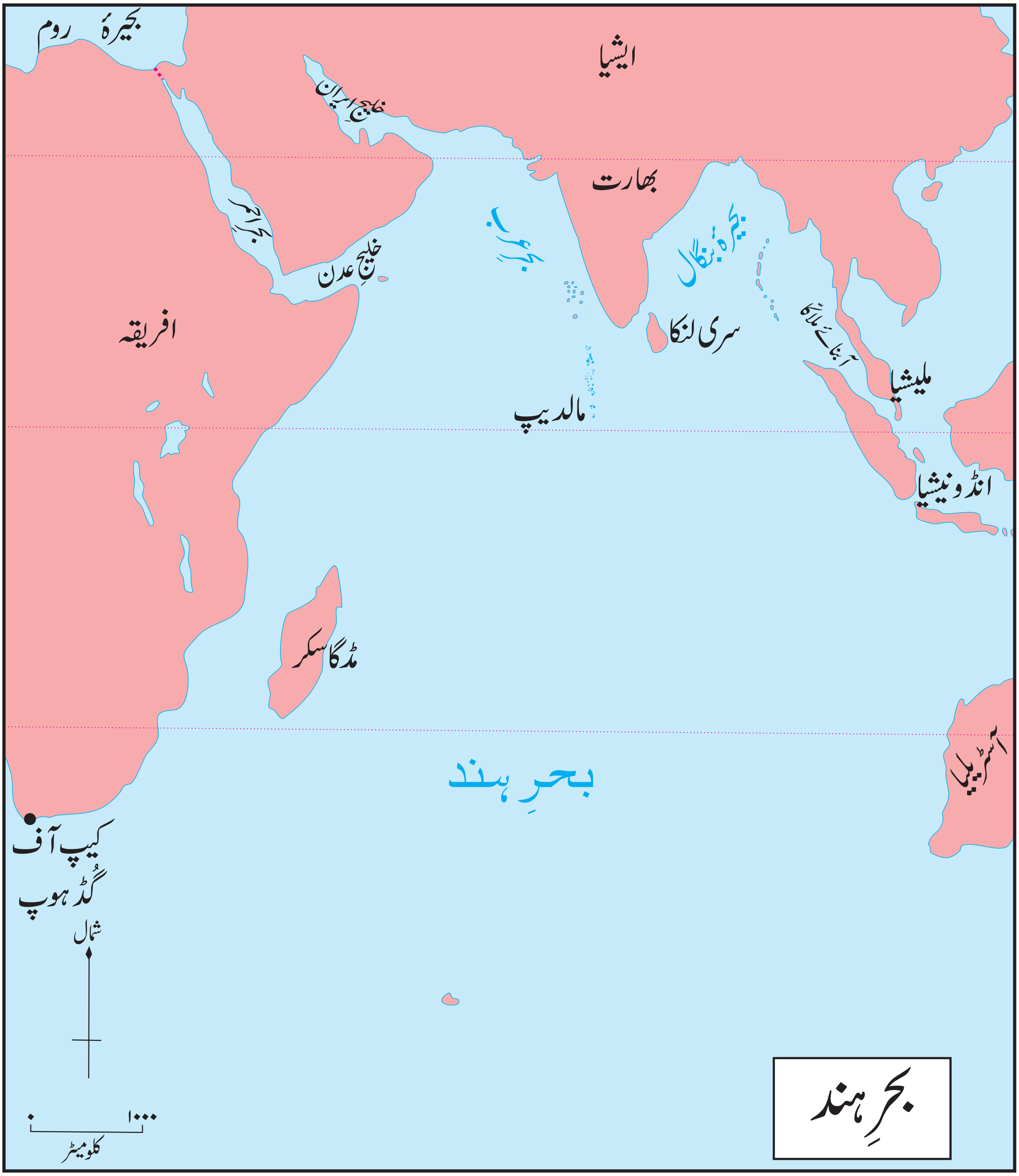

سرگرمی

بھارت اور پڑوسی ممالک سے متعلق اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے تراشوں اور تصویروں کا یہاں البم تیار کیجیے۔

بھارت اور پڑوسی ممالک سے متعلق اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے تراشوں اور تصویروں کا یہاں البم تیار کیجیے۔

I93L66

سبق ۳ بھارت کا دفاعی نظام

بھارت کے ہر زمینی حصے کے دفاع یعنی حفاظت کی ذمہ داری بھارت کی حکومت کی ہے۔ صدر جمہوریہ بھارت کی تینوں افواج کے سربراہ ہوتے ہیں۔ مرکزی وزرا کونسل کی وزارتِ دفاع کا سربراہ وزیر دفاع ہوتا ہے اور وزیر اعظم کو دفاع سے متعلق مشاورت کے لیے قومی سلامتی مشیر مقرر ہوتے ہیں۔

وزارتِ دفاع اور اس کے شعبے

آزادی کے بعد وزارتِ دفاع قائم کی گئی۔ وزارتِ دفاع کے اہم کاموں میں اسے حاصل شدہ وسائل کی مدد سے سرکاری پالیسیوں کو سمت عطا کرنا اور منظور شدہ پروگراموں کی بجا آوری شامل ہے۔ اس وزارت کے تحت درج ذیل مختلف شعبے سرگرم ہیں۔

- **شعبۂ دفاع :**

اس شعبے میں افواج سے متعلق کام، دفاعی تخمینہ، دفاعی پالیسی، پارلیمنٹ کا کام کاج، غیر ممالک کے ساتھ دفاعی تعاون وغیرہ شامل ہیں۔

- **دفاعی مصنوعات کا شعبہ :**

اس شعبے کا تعلق خصوصی طور پر تینوں افواج اور متعلقہ شعبوں کو درکار مختلف اشیا سے متعلق ہے جس میں دفاعی پیداوار کے کارخانے، دفاعی ساز وسامان، عام پیداواری مجلس، مختلف سامان اور ان کے کل پرزے، برآمد شدہ دفاعی ساز وسامان کی ملک کاری وغیرہ جیسے شعبوں کی منصوبہ بندی اور انصرام وغیرہ شامل ہیں۔

- **دفاعی تحقیق و فروغ کا شعبہ :**

بھارت کو مختلف دفاعی ساز وسامان اور ان کی پیداوار سے متعلق سائنسی معلومات و مشاورت فراہم کرنا اور تحقیق کرنا اس شعبے کے اہم کام ہیں۔

- **سبکدوش فوجیوں کی بہبود کا شعبہ :**

تینوں افواج کے سبکدوش فوجیوں، افسران وغیرہ کے وظائف (پنشن)، بہبود اور باز آبادکاری وغیرہ اس شعبے کے اہم کام ہیں۔

- **افواج کے صدر دفاتر اور بین الخدماتی تنظیمیں :**

تینوں افواج کے صدر دفاتر اور مختلف بین الخدماتی تنظیموں کا تعاون وزارتِ دفاع کو حاصل ہوتا ہے۔ تینوں افواج یعنی برّی فوج، بحریہ اور فضائیہ کے صدر دفاتر بالترتیب برّی فوج کے سربراہ، بحریہ کے سربراہ اور فضائیہ کے سربراہ کے زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔

افواج:

وزارتِ دفاع کے ماتحت تین مسلح افواج ہوتی ہیں:

- برّی فوج
- بحریہ
- فضائیہ

بیرونی حملوں سے ملک کی حفاظت کرنا ان افواج کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً ملک کو درپیش داخلی خطرات، قدرتی آفات، ہڑتالوں اور بدامنی جیسے حالات میں حکومت کے تدارکی اقدامات میں مدد کرنا بھی ان افواج کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

عسکری افواج کے مختلف عہدے

RANKS IN ARMY, NAVY AND AIR FORCE AND THEIR EQUIVALENT

	Air Force	Navy	Army	Sr. No.
	Marshal of the Air Force مارشل آف دَ ایئر فورس	Admiral of the Fleet ایڈمرل آف دَ فلیٹ	Field Marshal فیلڈ مارشل	1
Chiefs of Army, Navy and Air Staff برّی، بحریہ اور فضائیہ کے سربراہ	Air Chief Marshal ایئر چیف مارشل	Admiral ایڈمرل	General جنرل	2
	Air Marshal ایئر مارشل	Vice Admiral وائس ایڈمرل	Lieutenant General لیفٹیننٹ جنرل	3
	Air Vice Marshal ایئر وائس مارشل	Rear Admiral ریئر ایڈمرل	Major General میجر جنرل	4
	Air Commodore ایئر کوموڈور	Commodore کوموڈور	Brigadier بریگیڈیئر	5
	Group Captain گروپ کیپٹن	Captain کیپٹن	Colonel کرنل	6
	Wing Commander وِنگ کمانڈر	Commander کمانڈر	Lieutenant Colonel لیفٹیننٹ کرنل	7
	Squadron Leader اسکواڈرن لیڈر	Lieutenant Commander لیفٹیننٹ کمانڈر	Major میجر	8
	Flight Lieutenant فلائٹ لیفٹیننٹ	Lieutenant لیفٹیننٹ	Captain کیپٹن	9
	Flying Officer فلائنگ آفیسر	Sub Lieutenant سب لیفٹیننٹ	Lieutenant لیفٹیننٹ	10

INDIAN ARMY RANK INSIGNIA: OFFICERS

General

Lieutenant General

Major General

Brigadier

Colonel

Lieutenant Colonel

Major

Captain

Lieutenant

INDIAN ARMY RANK INSIGNIA: JCO/NCO/JAWANS

Subedar Major

Subedar

Naib Subedar

Regimental Havildar Major

Regimental Quarter Master Havildar

Company Havildar Major

Company Quarter Master Havildar

Havildar

Naik

Lance Naik

INDIAN AIRFORCE RANKS

INDIAN NAVY RANKS

○ نیم عسکری افواج:

عسکری افواج کی بہ نسبت نیم تربیت یافتہ اور محدود حفاظتی کام انجام دینے والی افواج کو نیم عسکری افواج کہا جاتا ہے۔ ان افواج کی تشکیل، جنگی پالیسی، تربیت، ہم آہنگ تہذیب اور ذمہ داریاں عسکری افواج کی طرح ہی ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود یہ ملک کی عسکری افواج کا حصہ نہیں ہوتیں مثلاً نیشنل رائفلس، آسام رائفلس وغیرہ۔

سرگرمی

ا۔ کسی سبکدوش فوجی افسر یا سپاہی سے اس کے تجربات سے متعلق درج ذیل نکات کی مدد سے انٹرویو لیجیے۔ انٹرویو کے نکات:

الف) فوجی افسر کا نام/عہدہ

....

....

ب) تعلیم و تربیت

....

....

....

ج) فوج میں مدتِ کار

....

....

د) فوج میں ذمہ داری

....

....

ہ) خصوصی تجربہ

....

....

و) نوجوانوں کے لیے پیغام

....

....

....

۲۔ مسلح افواج کی ویب سائٹ پر جاکر اپنی پسندیدہ فوج (بری/ بحریہ/ فضائیہ) کے بارے میں معلومات حاصل کرکے ذیل میں تحریر کیجیے۔

۳۔ انٹرنیٹ کی مدد سے تمغۂ شجاعت حاصل کرنے والے کسی فوجی کے بارے میں معلومات حاصل کرکے ذیل میں لکھیے۔

I9CH7T

سبق ۴ بھارتی برّی فوج

بھارت کی تینوں عسکری افواج میں بری فوج قدیم ترین شعبۂ افواج ہے۔ بھارتی بری فوج چندرگپت موریہ کے زمانے سے یعنی تقریباً دو ہزار سالہ انتہائی قدیم اور بہترین ورثہ ہے۔ موجودہ برّی فوج کی بنیاد انگریزوں کے زمانے میں ڈالی گئی تھی۔ آزادی سے قبل آزاد ہند فوج کی قیادت سبھاش چندر بوس نے کی۔ اس فوج میں خواتین کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ کیپٹن لکشمی سوامی ناتھن اس فوج کے شعبۂ خواتین کی سربراہ تھیں۔

بھارتی برّی فوج کا کردار :

بیرونی حملوں اور داخلی بدامنی سے ملک کی حفاظت کرنا برّی فوج کی اہم ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کو کامیابی کے ساتھ نبھانے کے لیے فوج کو درج ذیل اقدامات کے لیے ہمیشہ مستعد رہنا پڑتا ہے :

- بیرونی حملوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے جنگ کرنا اور ہمیشہ مستعد رہنا۔
- ملک کو درپیش داخلی خطرات کو دور کرنے کے لیے داخلی سلامتی نظام کو قوی بنانا۔
- ملکی مفاد کے تحفظ کے لیے بوقتِ ضرورت فوجی قوت کا استعمال کرنا۔
- دوست ممالک اور اقوامِ متحدہ کی پرامن فوجی کارروائیوں میں معاونت کرنا۔
- انسانی اور قدرتی آفات کے وقت مدد کرنا نیز سِول افسران کے ساتھ تعاون کرنا وغیرہ۔

بڑی فوج کا جغرافیائی شعبہ (کمانڈ) اور انصرام

ملک کے جغرافیائی رقبے، وسعت اور ملکی سلامتی کو درپیش ممکنہ خطرات کی بنیاد پر فوج کو چھے انتظامی شعبوں (کمانڈ) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ شعبے ملک میں مختلف جگہوں پر بکھرے ہوئے ہیں۔ان شعبوں کو دو اور تین فوجی حصوں میں بانٹا گیا ہے۔فوج کے یہ حصے مزید اتنے ہی فوجی دستوں میں تقسیم کیے گئے ہیں۔ان فوجی دستوں کو چار سے پانچ بریگیڈ میں بانٹا گیا ہے۔ہر بریگیڈ میں تین سے چار تک بٹالین یا رجیمنٹ ہوتی ہیں۔ بٹالین کو مزید کمپنی، پلاٹون اور سیکشن میں بانٹا گیا ہے۔ایک سیکشن میں دس فوجی ہوتے ہیں۔سیکشن فوج کا سب سے چھوٹا اور خود مکتفی جنگی گروہ ہوتا ہے۔

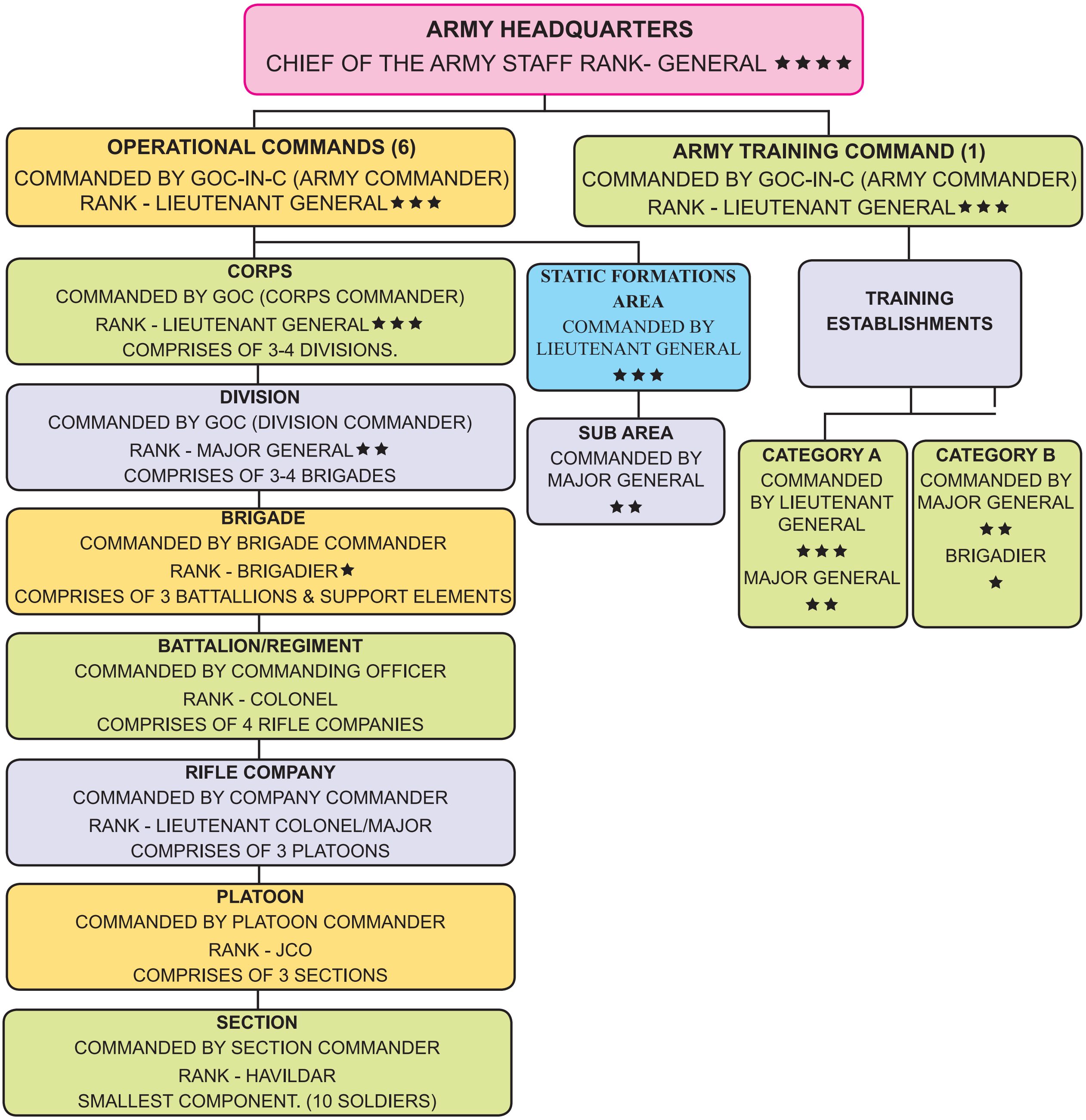

بھارتی برّی فوج کا عملی شعبہ :

۱) شمالی شعبہ (ناردرن کمانڈ):

اس شعبے کا صدر دفتر اودھم پور میں ہے۔ مشرق میں چین اور مغرب میں پاکستان سے ملک کی حفاظت کرنا اس شعبے کی اہم ذمہ داری ہے۔ جموں اور کشمیر کا علاقہ اس شعبے کا احاطۂ کار ہے۔

۲) مغربی شعبہ (ویسٹرن کمانڈ):

اس شعبے کا صدر دفتر چندی گڑھ ہے۔ پنجاب، مشرق میں ہماچل پردیش اس کے دائرۂ کار میں ہیں۔ مغرب میں پاکستان سے اور مشرق میں چین سے ملک کی حفاظت کرنا اس کی اہم ذمہ داری ہے۔

۳) جنوب مغربی شعبہ (ساؤتھ ویسٹرن کمانڈ):

اس شعبے کا صدر دفتر جے پور میں ہے۔ شمالی و مرکزی راجستھان اور ہریانہ اس شعبے کے احاطۂ کار میں شامل ہیں۔

۴) جنوبی شعبہ (ساؤتھ کمانڈ):

اس شعبے کا صدر دفتر پونے میں ہے۔ جنوبی راجستھان اور گجرات کے علاوہ مہاراشٹر، گوا، کرناٹک، کیرالا، تمل ناڈو، تلنگانا اور آندھرا پردیش جنوبی شعبے کے دائرۂ کار میں شامل ہیں۔

۵) مرکزی شعبہ (سینٹرل کمانڈ):

اس شعبے کا صدر دفتر لکھنؤ میں ہے۔ اُتراکھنڈ، اُتر پردیش، بہار، مدھیہ پردیش، اوڈیشا، جھارکھنڈ اور چھتیس گڑھ اس شعبے کے دائرۂ کار میں شامل ہیں۔ اُتراکھنڈ میں چین کی اور اُتر پردیش اور بہار میں بھارت - نیپال سرحد کی حفاظت کرنا اس شعبے کی ذمہ داری ہے۔

۶) مشرقی شعبہ (ایسٹرن کمانڈ):

اس شعبے کا صدر دفتر کولکاتا میں ہے۔ سکم، بھوٹان، اروناچل پردیش، ناگالینڈ، منی پور، تری پورا، میزورم کے علاوہ بھارت - نیپال سرحد، میانمار اور بنگلہ دیش کی سرحدوں کی حفاظت کی ذمہ داری اس شعبے کے کندھوں پر ہے۔

۷) شعبۂ تربیت:

مذکورہ بالا چھے عملی شعبوں کے علاوہ فوج کا ایک آزاد شعبۂ تربیت ہے جو بری فوج کی تربیت کی ذمہ داری انجام دیتا ہے۔

برّی فوج کی تنظیم وتشکیل

برّی فوج کی تقسیم خصوصی طور پر جنگجو شعبے اور معاون خدمات کے شعبے میں کی جاتی ہے۔

الف) جنگجو اور معاون جنگجو دستہ :

اس میں میدانِ جنگ میں دشمنوں سے براہِ راست لڑنے والی فوجی دستوں کا شمار ہوتا ہے۔ یہ حسبِ ذیل ہیں :

بکتر بند دستہ

توپ خانہ

انجینئرنگ دستہ

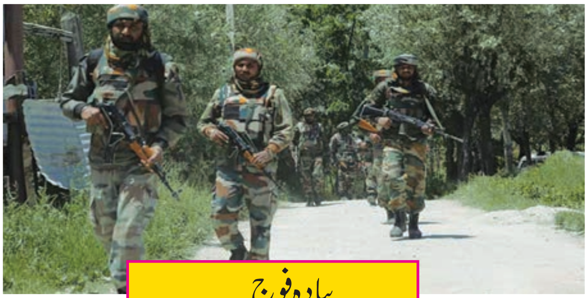
پیادہ فوج

دستہ برائے رابطہ

بری فوج کا فضائی سلامتی دستہ

بری فوج کا فضائی دستہ

بری فوج کا انٹیلی جنس شعبہ

ب) معاون جنگجو دستہ :

بری فوج کا فراہمی شعبہ(ASC)
اناج،نقل وحمل اور پٹرولیم اشیا کی فراہمی

بری فوج کا شعبہ برائے جنگی سامان(AOC)
گولہ بارود، اسلحہ، ذرائع نقل وحمل، کپڑے اور دیگر اشیا

شعبہ برائے الیکٹرانک وانجینئرنگ (EME)
اسلحہ اور دیگر اشیا کی درستی اور نگہداشت

بری فوج کا طبّی شعبہ (AMC)
طبّی خدمات ومعالجہ

بری فوج کا شعبہ برائے معالجۂ دنداں (ADC)
دانتوں کا علاج ومعالجہ

بری فوج کا شعبۂ تعلیم(AEC)
فروغِ انسانی وسائل

شعبہ برائے مویشی معالجہ(RVC)
گھوڑے،کتّوں کا دستہ، خچر وغیرہ

لشکری پولس(MP)
ٹریفک کنٹرول اور ہتھیار بند

شعبۂ قانون(JAG)

فوجی مزدور(Pioneer)
جنگ کے علاقے میں ہراول اور عقب میں کام کرنے والے

سرگرمی

۱۔ برّی فوج کے جنگجو دستوں کی مناسب جوڑیاں لگائیے۔

پیادہ فوج	A	
توپ خانہ	B	
شعبۂ انجینئرنگ	C	
برّی فوج کا حفاظتی فضائی دستہ	D	
بکتر بند دستہ	E	
شعبۂ رابطہ	F	

۲۔ برّی فوج کا تشکیلی خاکہ (Ranks) تیار کر کے جماعت میں اسے نمایاں مقام پر لگائیے۔

I9LD9G

سبق ۵ بھارتی بحریہ

ایک اندازے کے مطابق بھارت میں سب سے پہلی بندرگاہ ۲۳۰۰ ق م میں ہڑپّا تہذیب کے دور میں قائم کی گئی تھی۔ یہ بندرگاہ ریاست گجرات کے منگرول بندر کے قریب تھی۔ پانچویں اور دسویں صدی عیسوی میں چول اور کلنگا کے راجاؤں نے اپنی بحریہ تیار کرکے اس کی مدد سے ملایا، سُماترا اور مغربی جاوا (انڈونیشیا) تک اپنی حکومت کی توسیع کرلی تھی۔ اسی زمانے میں جزیرہ نما ہند میں ان حکومتوں اور چین کی حکومت کے ساتھ تجارت کرنے کی غرض سے اندمان اور نکوبار جزائر کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔

۱۷ ویں صدی کے آخر میں بھارت کے مغربی کنارے جنجیرہ کے سِدّی اور مغلوں کے درمیان سمجھوتے کی وجہ سے ملک کے سمندری کناروں کے مفادات خطرے میں پڑ گئے۔ چھترپتی شیواجی مہاراج نے اپنے سمندری مفادات کی نگہداشت کے لیے سدّوجی گجر اور بعدازاں کانہوجی آنگرے نامی بحری بیڑے کے سربراہوں کی قیادت میں اپنے بحری بیڑے تیار کیے۔ کانہوجی آنگرے نے پوری کوکن پٹی پر اپنا اقتدار قائم کرکے مراٹھا بحری بیڑے کو طاقتور بنایا۔ انھوں نے انگریز، پرتگالی اور ڈچ حملہ آوروں کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

بھارت کی آزادی کے بعد بھارتی بحریہ کی تیزی سے ترقی اور توسیع ہوئی۔ بحری بیڑے کی تیاری اور اس میں نئے نئے جہازوں کو شامل کرکے بحریہ کی جدید کاری مسلسل جاری ہے۔ بھارتی بحری بیڑے میں ہوائی جہاز بردار جہازوں سے لے کر آبدوزوں تک، غرض ہر قسم کے جنگجو جہاز شامل کیے گئے ہیں۔

بھارتی بحریہ کی ذمہ داریاں

- **فوجی کارروائی :** بھارتی بحریہ کے ذمے دوقسم کی فوجی کارروائیاں ہیں :

(الف) حملے کے وقت کارروائی : بحری مہم کے دوران حملہ کرتے ہوئے دشمن فوجیوں، دشمن علاقوں اور دشمن کے کاروبار کو تباہ کرنا۔

(ب) بچاؤ کے وقت کارروائی : بحری مہم کے دوران دشمن کے بحری حملوں سے اپنے سپاہیوں، علاقے اور کاروبار کی حفاظت کرنا۔

- **سیاسی کارروائی :** بھارت کی قومی سلامتی اور مفاد کے مقاصد کی تکمیل یا نگہداشت کے لیے سمندری ماحول کی مناسب طریقے سے تیاری کرنا۔

- **سمندری قوانین سے متعلق کارروائی :** بھارتی سمندری حدود اور سمندری علاقوں کی حفاظت کرنا بھارتی بحریہ کی اہم ذمہ داری ہے۔

اس کے علاوہ سمندری قزاقوں، اسمگلروں اور انتہا پسندوں پر قابو پانا بھی اہم کام ہے جس میں بھارتی بحریہ، کوسٹ گارڈ، ریاستی سمندری پولس اور بندرگاہ اتھاریٹی باہم تعاون کرتے ہیں۔ ۲۶ رنومبر ۲۰۰۸ء کو ممبئی پر ہوئے انتہا پسندانہ حملے کے بعد سمندری کناروں کی حفاظت کی مکمل ذمہ داری بحریہ کو سونپ دی گئی۔

- **انصرام اور تسلط :** بھارتی فضائیہ کا صدر دفتر نئی دلّی میں ہے۔ بحریہ کی مکمل نگرانی بحریہ کے سربراہ (Chief of Naval Staff) کے ذمے ہوتی ہے۔

بحری شعبے (کمانڈس) :

بھارتی بحریہ کے درج ذیل کمانڈس ہیں جو صدر دفتر کی جانب سے نامزد کیے گئے جغرافیائی علاقوں میں کام اور ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔

الف) مغربی بحریہ کمانڈ : بھارت کے مغربی ساحل پر گجرات، مہاراشٹر، گوا اور کرناٹک جیسی ریاستوں کی بندرگاہوں، بحری اڈّوں، بحری مراکز اور جہازوں کی حفاظت کی ذمہ داری مغربی کمانڈ ادا کرتی ہے۔ اس کا صدر دفتر ممبئی میں ہے۔

ب) مشرقی بحری کمانڈ : بھارت کے مشرق میں ساحلی کنارے پر بنگال، اوڈیشا، آندھرا پردیش اور تمل ناڈو کی بندرگاہوں، بحری اڈّوں، بحری مراکز اور جہازوں کی حفاظت مشرقی کمانڈ کے ذمے ہے۔ اس کا صدر دفتر وشاکھاپٹنم میں ہے۔

ج) جنوبی بحری کمانڈ : بھارت کے جنوب میں کیرالا اور جزائر لکش دویپ کی بندرگاہوں، بحری اڈّوں، بحری مراکز اور ان پر موجود جہازوں اور جنگی جہازوں کی حفاظت کرنا جنوبی بحری کمانڈ کے ذمے ہے۔ اس کا صدر دفتر کوچی میں ہے۔

د) **انڈمان اور نکوبار مشترکہ بحری کمانڈ :** اس کمانڈ کے ذمے انڈمان اور نکوبار جزائر کی حفاظت کرنا ہے۔اس کمانڈ میں چونکہ بری فوج، فضائیہ اور بحریہ کے فوجیوں کی بڑی تعداد شامل ہے اس لیے اسے مشترکہ کمانڈ کہتے ہیں۔اس کمانڈ کی قیادت تینوں افواج کے افسران بالترتیب سنبھالتے ہیں۔اس کا صدر دفتر پورٹ بلیئر میں ہے۔

بھارتی بحریہ میں شامل جہازوں کی قسمیں

ہوائی جہاز/ طیارہ بردار جہاز : یہ جہاز حجم اور وزن کے لحاظ سے بڑے جنگی جہاز ہیں۔اس جہاز پر طیاروں کے اُترنے اور پرواز کرنے کی سہولت ہوتی ہے۔ چونکہ ان جہازوں پر طیارے بھی موجود ہوتے ہیں اس لیے انھیں 'تیرتے ہوائی اڈّے' بھی کہا جاتا ہے۔طیارہ بردار بحری جہاز دورانِ جنگ ایک مؤثر وسیلہ ہوتا ہے۔

وِناشکا : یہ جہاز دور مار کرنے والے اور بھاری اسلحہ جات سے لیس جنگی جہاز ہے۔ اس جہاز کا حجم بحریہ میں شامل بیڑے کے طیارہ بردار جہازوں سے کم ہوتا ہے۔اس جہاز پر طیارہ شکن توپیں، کم فاصلے پر مار کرنے والے اسلحہ جات، دشمن کے جہازوں اور زمین پر مار کرنے والے میزائل، دشمن کے میزائلوں کا جواب دینے والے گائیڈڈ میزائل، آبدوزشکن میزائل (تارپیڈو اور ڈیپتھ چارج) جیسے اسلحوں سے لدے ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ یہ جہاز دشمن کے سمندری علاقوں پر اُترتے وقت اپنے فوجیوں اور جنگی جہازوں کی حفاظت کا کام بھی کرتا ہے۔

فریگیٹ : فریگیٹ حجم کے اعتبار سے جہاز شکن سے چھوٹا ہوتا ہے۔اس جہاز پر گائیڈڈ میزائل ہوتے ہیں۔اس جہاز پر لدے اسلحوں اور میزائلوں کا استعمال دورانِ جنگ دشمن کے سمندری ساحلوں اور جہازوں پر حملہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

کارویٹس : یہ تیز رفتار اور وزن میں ہلکے اسلحوں سے لیس جہاز ہوتا ہے جو فریگیٹ سے چھوٹا ہوتا ہے لیکن یہ جہاز کناروں پر گشت کرنے والی کشتیوں سے بڑا ہوتا ہے۔ ان جہازوں کا استعمال آبدوزوں کے حملے کے خلاف خصوصی طور پر کیا جاتا ہے۔

مائن سوپیر : اس جہاز کو آبی سرنگ مخالف جہاز بھی کہا جاتا ہے۔ یہ جہاز چھوٹا ہوتا ہے اور دشمن کے ذریعے بچھائی گئی آبی سرنگوں کا پتا لگانے یا ان سرنگوں کو ناکارہ بنانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

لینڈنگ شپ : جس سمندری کنارے پر بندرگاہ نہیں ہوتی وہاں گاڑیوں، مختلف ساز وسامان اور فوجیوں کو لے جا کر اُتارنے کا کام اس جہاز کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

پیٹرول بوٹ (گشتی جہاز) : بحریہ میں شامل یہ سب سے چھوٹا جہاز ہے۔ اس کا اہم کام سمندری کناروں پر گشت کرنا ہے۔

آبدوز : دشمن کی فوج میں سب سے زیادہ ڈر پیدا کرنے والا ہتھیار آبدوز ہوتا ہے۔ آبدوز زیرِ آب چلتی ہے۔ اس کا کام کاج آزادانہ طور پر ہوتا ہے۔ آبدوز کا اہم کام دشمن کے جہازوں کا پتا لگانا اور اسے ٹارپیڈو یا میزائل کی مدد سے تباہ کرنا ہوتا ہے۔

معاون جہاز : سمندری مہم کے دوران جنگی جہازوں کی بوقتِ ضرورت مدد کرنا اور انھیں رسد پہنچانا معاون جہازوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسی نقشے کے مطابق معاون جہاز کے نقشے بنائے جاتے ہیں۔

تحقیقی جہاز : ان جہازوں کا استعمال سمندری اڈّوں اور سمندری راستوں کی تحقیق کرکے اپنے جہازوں کی تیاری اور ان پر آلات کے استعمال سے متعلق اطلاعات دینے کے لیے کیا جاتا ہے۔

تربیتی جہاز : بحریہ کے افسروں اور فوجیوں کو بحری جنگوں کی مشق اور تربیت کے لیے اس جہاز کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ بحریہ کے پاس زمین سے کام کرنے والے جنگی جہاز، ہیلی کاپٹر اور گشتی جہاز ہوتے ہیں۔

سرگرمی

ا۔ 'بھارتی بحریہ کے نقطۂ نظر سے جزائر اندمان اور نکوبار اور جزائر لکش دویپ کی اہمیت' اس موضوع پر بحث کرکے اس کے نکات لکھیے۔

۲۔ مراٹھوں کے بحری بیڑے کی تیاری اور فروغ میں کانہوجی آنگرے کی خدمات تحریر کیجیے۔

I9V9B4

سبق ۶ بھارتی فضائیہ

برطانوی دورِ حکومت میں ۱۹۳۲ء میں 'رائل انڈین ایئرفورس' کی بنیاد ڈالی گئی۔ آزادی کے بعد ۱۹۴۷ء میں 'رائل انڈین ایئرفورس' کا نام تبدیل کر کے 'بھارتی فضائیہ' رکھا گیا۔

بھارتی فضائیہ کی تنظیم

بھارتی فضائیہ کے کل سات کمانڈس ہیں جن میں سے پانچ آپریشنل (operational) کمانڈس ہنگامی (ایمرجنسی) کاموں پر مبنی ہیں۔ایک درستگی ومرمت (مینٹیننس کمانڈ) اور ایک (ٹریننگ) کمانڈ ہے۔کمانڈس کی تقسیم حسبِ ذیل کی گئی ہے...

نمبر شمار	کمانڈس	صدر دفتر	
(۱)	سینٹرل ایئر کمانڈ	الٰہ آباد	ہنگامی کاموں پر مبنی
(۲)	ایسٹرن ایئر کمانڈ	شیلانگ	
(۳)	ویسٹرن ایئر کمانڈ	نئی دلّی	
(۴)	ساؤتھ ویسٹرن ایئر کمانڈ	گاندھی نگر	
(۵)	سدرن ایئر کمانڈ	ترواننت پورم	
(۶)	مینٹیننس ایئر کمانڈ	ناگپور	درستگی ومرمت کے لیے
(۷)	ٹریننگ ایئر کمانڈ	بنگالورو	تربیتی شعبے کے لیے

فضائیہ کی ذمہ داریاں :

- بھارتی فضائی سرحد کی حفاظت کرنا۔
- دورانِ جنگ بری اور بحری افواج کی مدد کرنا۔
- ضرورت کے مطابق بھارت کی سرحد سے پرے جا کر قومی مفاد کی حفاظت کرنا۔
- ہنگامی حالات/آفات میں بچاؤ کاموں میں تعاون کرنا وغیرہ۔

بھارتی فضائیہ میں شامل طیارے

ایس یو ۳۰ MKI (سُکوئی ۳۰) : یہ ایک کثیرالافعال جنگی طیارہ ہے۔ سُکوئی ۳۰ میں دو انجن اور دو پائلٹ ہوتے ہیں۔ یہ طیارہ روسی ساخت کے ہیں جنھیں بھارت میں تیار کیا جاتا ہے۔

میراج ۲۰۰۰ (وَجر) : فرانسیسی ساخت کے یہ طیارے فضائی دفاع اور دشمن کے جہازوں سے مقابلہ کرنے والے جنگی طیارے ہیں۔ ان میں ایک انجن اور ایک پائلٹ ہوتا ہے۔

مِگ ۲۹ : روسی ساخت کے یہ طیارے فضائی بالادستی قائم کرنے والے جنگی طیارے ہیں۔ ان جہازوں میں دو انجن اور ایک پائلٹ ہوتا ہے۔

مِگ ۲۷ : روسی ساخت کے یہ طیارے جنگی یورش (Tactical Strike) کرنے والے طیارے ہیں۔ اس میں ایک پائلٹ اور ایک انجن ہوتا ہے۔

مِگ ۲۱ : یہ روسی ساخت کے طیارے ہیں۔ یہ طیارے زمینی حملوں اور دشمنوں کے طیاروں کا منہ توڑ جواب دینے والے جنگی طیارے ہیں۔ ان میں ایک انجن اور ایک پائلٹ ہوتا ہے۔

جیگوئر : اینگلوفرنچ ساخت کے یہ طیارے دشمن کے علاقے میں دور تک جاکر ضرب لگاتے ہیں۔ ان میں ایک پائلٹ اور دو انجن ہوتے ہیں۔

سی ۱۳۰ جے : یہ طیارہ محاذِ جنگ پر کم مسافت والے اور کچے رَن وے پر اُترنے والے، پیراشوٹ بردار، ہلکے سامان اور زخمیوں کولانے لے جانے کی صلاحیت رکھنے والے ہوتے ہیں۔

سی ۱۷ : یہ طیارے ایک مرحلے میں ۴۲۰۰ تا ۹۰۰۰ کلومیٹر تک ۴۰ تا ۷۰ ٹن وزن لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

IL 76 : روسی ساخت کے یہ طیارے ہلکی مال برداری کا حامل فوجی طیارہ ہے۔اس میں چار انجن ہوتے ہیں۔

AN 32 : روسی ساخت کے یہ طیارے اوسط مال برداری کے حامل ہوتے ہیں۔ان میں دو ٹربو انجن ہوتے ہیں۔

M125/M135 : دو ٹربو شافٹ انجن رکھنے والا یہ طیارہ بکتر بند گاڑی/ ٹینک شکن ہیلی کاپٹر ہے۔

M126 : روسی ساخت کا دو ٹربو شافٹ پر مشتمل ہلکی مال برداری والا ہیلی کاپٹر ہے۔

MI 17-V5 : اس ہیلی کاپٹر پر فضائی مال برداری کے لیے درکار الیکٹرانک آلات، موسمی راڈار کے آلات ہوتے ہیں۔ اسی طرح رات کے وقت فوجی کارروائی یا گشت کے درمیان ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو رات کے وقت محاذ جنگ کے مناظر دیکھنے کے لیے چشمے دیے جاتے ہیں۔

چیتا : یہ فرانسیسی ساخت کا ایک ٹربو شافٹ انجن والا ہیلی کاپٹر ہے۔ اس کا اہم کام گشت کرنا اور زخمیوں کو لانا لے جانا ہے۔

دھرو : یہ بھارتی ساخت کا مال بردار ہیلی کاپٹر ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر پہاڑی علاقوں میں چھ ہزار میٹر اونچائی پر مؤثر طریقے سے کام کرسکتا ہے۔

چیتک : یہ ایک انجن پر مشتمل فرانسیسی ساخت کا گشتی ہیلی کاپٹر ہے۔

تیجس : یہ بھارتی ساخت کے ملکی جنگی طیارے ہیں۔ ۲۰۱۶ء میں تیجس کو بھارتی فضائیہ میں شامل کیا گیا۔

رُدر : بھارتی ساخت کے ہلکے جنگی ہیلی کاپٹر پہاڑی علاقوں میں کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

فضائیہ میں ان کے علاوہ دیگر کئی اقسام کے میزائلز موجود ہیں۔

سرگرمی

۱۔ اخبارات، ماہناموں اور انٹرنیٹ کے ذریعے بھارتی فضائیہ کے جنگی کاموں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے لکھیے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

۲۔ قحط، زلزلہ اور سیلاب جیسے قدرتی آفات کے دوران بھارتی فضائیہ کے کاموں کے بارے میں اخبارات، ماہناموں اور انٹرنیٹ کی مدد سے معلومات حاصل کر کے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

۳۔ بھارتی فضائیہ کے پاس موجود میزائلوں کی تصاویر اور ان سے متعلق معلومات حاصل کر کے لکھیے۔

IA55CR

بھارت کے افواج کا نقشہ

سرگرمی

درج ذیل نقشے کے خاکے میں بھارتی افواج کے کمانڈس کی فہرست بنا کر مختلف رنگوں کی مدد سے ان کے احاطۂ کار کی نشاندہی کیجیے۔

سرگرمی

درج ذیل نقشے کے خاکے میں رنگوں کی مدد سے برّی فوج اور بحری فوج کے صدر دفتر کی نشاندہی کیجیے۔

سبق ۷ دفاع کی ثانوی تنظیمیں

دورانِ جنگ ملک کی زمینی، فضائی اور ساحلی سرحدوں کی حفاظت کے لیے برّی فوج، فضائیہ اور بحریہ موجود ہیں۔ یہ افواج دشمن سے لڑتی ہیں۔ انھیں 'ہراول' افواج کہا جاتا ہے۔ ان افواج کی ذمہ داریوں کے علاوہ دورانِ جنگ ملک کی داخلی سلامتی کو سنبھالنے اور ان افواج کی معاونت کرنے والے دستوں کو دفاع کے ثانوی فوجی دستے کہا جاتا ہے۔ یہ دستے مرکزی وزارتِ داخلہ اور وزارتِ دفاع کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ دفاع کے یہ ثانوی فوجی دستے زمانۂ امن میں، دورانِ جنگ یا داخلی بدامنی کے زمانے میں ملک کے اسلحہ کے کارخانوں، بجلی فراہمی کے مراکز، ہوائی اڈّوں، ریلوے اسٹیشنوں، پٹرول اور تیل کے ذخائر، آبی رسدگاہوں، بندرگاہوں اور اہم مقامات اور تنصیبات کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ درج ذیل امور بھی انجام دیتے ہیں۔

ثانوی فوجی دستوں کی ذمہ داریاں

- اندرونِ ملک حسنِ انتظام قائم رکھنا۔
- شہری انتظامیہ کی مدد کرکے استحکام پیدا کرنا۔
- ساحلی علاقوں کی حفاظت کرنا۔
- زمانۂ امن میں سرحدوں کی حفاظت کرنا۔
- دورانِ جنگ اہم راستوں، پُلوں اور اہم مقامات کی حفاظت کرنا۔

ثانوی فوجی دستوں میں متعدد فوجی دستوں کا شمار ہوتا ہے۔ مرکزی وزارتِ داخلہ کے ماتحت دستوں کو مرکزی مسلّح پولس دستہ کہا جاتا ہے۔ اس میں خاص طور پر سرحدی حفاظتی دستے، انڈو تبّت سرحدی پولس دستے اور آسام رائفلس شامل ہیں۔ نیز بھارتی بحری فوج کے ماتحت ساحلی محافظ دستے شامل ہیں۔

الف) بارڈر سیکوریٹی فورس :

یکم دسمبر ۱۹۶۵ء کو بارڈر سیکوریٹی فورس قائم کی گئی۔ بی ایس ایف مرکزی وزارتِ داخلہ کے ماتحت کام کرتی ہے۔ اس کا سربراہ 'ڈائرکٹر جنرل بی ایس ایف' ہوتا ہے۔ دیگر افواج کی طرح بی ایس ایف کی بھی مختلف بٹالین ہوتی ہیں۔ بی ایس ایف زمانۂ امن میں خصوصی طور پر بھارت - پاکستان اور بھارت - بنگلہ دیش سرحدوں کی حفاظت کا کام انجام دیتی ہے۔

ذمہ داریاں :

ا۔ زمانۂ امن میں ملک کی زمینی سرحد کی حفاظت کرنا۔

۲۔ بھارتی سرحد میں داخل ہونے والے گھس پیٹھیوں اور اسمگلروں کا تدارک کرنا۔

۳۔ قانون اور نظم ونسق کے نقطۂ نظر سے شہری انتظامیہ کی مدد کرنا۔

۴۔ سرحد پار سے دخل اندازی کرنے والے انتہا پسندوں کو گرفتار کرنا وغیرہ۔

ب) بھارت-تبت بارڈر پولس فورس :

بھارت کی شمالی سرحد کی حفاظت کے لیے ۲۴/ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو بھارت-تبت بارڈر پولس کا قیام عمل میں آیا۔ یہ پولس فورس وزارتِ داخلہ کے ماتحت کام کرتی ہے۔ اس فورس کے سپاہی قراقرم سے جموں اور کشمیر کے لداخ، ہماچل پردیش اور اُتراکھنڈ کے پہاڑی سرحدی علاقوں میں اپنی ذمہ داری انجام دیتے ہیں۔

اہم ذمہ داریاں :

ا۔ سرحد اور سرحدی علاقوں کی حفاظت کرنا۔

۲۔ سرحدی علاقوں میں داخلے کے اہم اور منتخب مقامات پر پہرہ دینا۔

۳۔ سرحدی علاقوں سے غیر قانونی طور پر داخل ہونے والوں، مجرموں اور غیر قانونی نقل وحمل کرنے والوں پر کارروائی کرنا۔

ج) آسام رائفلس :

آسام رائفلس قدیم ترین نیم فوجی دستہ ہے۔ اسے ۱۸۳۵ء میں 'کچار لیوی' کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ جنگ عظیم اوّل اور دوم میں بہترین کارکردگی انجام دینے کی وجہ سے اس کا اعزاز کیا گیا۔ اس وقت سے اسے 'آسام رائفلس' کے نام سے جانا جانے لگا۔ آسام رائفلس کا صدر دفتر شیلانگ میں ہے۔

ذمہ داریاں :

ا۔ بھارت کی شمال مشرقی سرحد کی حفاظت کرنا۔

۲۔ شمال مشرقی بھارت کی ریاستوں میں بغاوت کے خلاف امتناعی کارروائیاں کرنا۔

۳۔ شہری بدامنی پر قابو پانے میں شہری انتظامیہ کی مدد کرنا۔

۴۔ شمال مشرقی ریاستوں میں قانون اور نظم ونسق برقرار رکھنے میں مدد کرنا وغیرہ۔

د) ساحلی محافظ دستہ (Coast Guard):

ساحلی محافظ دستہ دراصل ساحلوں کی حفاظت کرنے والی بحریہ، ماہی گیری اور وزارتِ محصول سے وابستہ نیم فوجی دستہ ہے۔ ساحلی محافظ دستہ کا قیام یکم فروری ۱۹۷۷ء کو عمل میں آیا اور ۱۹/ اگست ۱۹۷۸ء کو اسے ایک مستقل تنظیم / ادارے کی شکل میں تبدیل کردیا گیا۔ 'ڈائرکٹر جنرل کوسٹ گارڈ' (ساحلی محافظ دستے کا منتظمِ اعلیٰ) اس تنظیم کا سربراہِ اعلیٰ ہوتا ہے۔ ساحلی محافظ دستہ وزارتِ دفاع کی زیرِ نگرانی کام کرتا ہے۔ اس کا صدر دفتر نئی دلّی میں واقع ہے۔

ذمہ داریاں :

۱۔ کوسٹ گارڈ کا اہم کام بھارت کے تقریباً ۲۰ ملین مربع کلومیٹر سمندری علاقے اور تقریباً ۷۰۰۰ کلومیٹر طویل سمندری ساحل کی حفاظت کرنا ہے۔

۲۔ اسمگلنگ اور قزاقی پر قابو پانا۔

۳۔ بھارتی ماہی گیری صنعت کو تحفظ دینا اور مدد کرنا۔

۴۔ بھارت کے سمندری کنارے اور سمندری ماحول پر نظر رکھنا۔

۵۔ بحری وسائل و املاک کا تحفّظ کرنا۔

۶۔ بحری سائنس و تحقیق کے لیے مفید معلومات حاصل کرنا وغیرہ۔

سرگرمی

۱۔ ساحلی محافظ دستہ اور بارڈر سیکوریٹی فورس کے کاموں میں فرق واضح کیجیے۔

۲۔ نیم فوجی دستوں کے کسی سپاہی کا انٹرویو لے کر درج ذیل نکات کی مدد سے تحریر کیجیے۔

الف) سپاہی کا نام:

ب) موجودہ تقرر کردہ محکمہ :

ج) تقرری کب ہوئی ؟ :

د) کون سی لیاقت چاہیے؟

ہ) فوج میں بھرتی کیوں ہوئے؟

و) دورانِ ملازمت قابل ذکر کارنامہ بتائیے۔

ز) ناقابل فراموش واقعہ بتائیے۔

ح) پیغام :

۳۔ بھارت-تبت سرحدی پولس فورس (BTBP) اور آسام رائفلس کے کاموں میں فرق واضح کیجیے۔

۴۔ کردار کی ادائیگی (رول پلے): (جماعت میں طلبہ کے چار گروہ بنا کر ثانوی دفاعی تنظیموں کے کاموں کی پیشکش۔) اپنے کردار کا تجربہ لکھیے۔

IAE1EE

سرگرمی

۵۔ بھارت کے نقشے کے خاکے میں بھارت-تبت سرحدی پولس دستہ اور آسام رائفلس کے احاطۂ کار کی نشاندہی کیجیے۔

سبق ۸ پولس دستے

ملک کی داخلی سلامتی اور حفاظت کے لیے مختلف پولس دستے موجود ہیں۔خصوصی طور پر بھارت کی ہر ریاست کی پولس آزاد ہوتی ہے۔ پولس کے ساتھ ساتھ ریاست میں ایمرجنسی یعنی ہنگامی حالات کی صورت میں، انتخابات، تہوار، تقریبات، انسانی یا قدرتی آفات کے دوران قانون اور حسنِ انتظام برقرار رکھنے میں شہری انتظامیہ کی معاونت کرنے کے لیے دیگر پولس تنظیمیں ہوتی ہیں جن میں خصوصی طور پر درج ذیل کا شمار ہوتا ہے۔

الف) سینٹرل ریزرو پولس فورس (CRPF) : سی آر پی ایف مرکزی وزارتِ داخلہ کے ماتحت کام کرنے والی سب سے بڑی نیم فوجی پولس فورس ہے۔اس کا قیام ۱۹۳۹ء میں عمل میں آیا تھا۔'ڈائرکٹر جنرل سی آر پی ایف' اس تنظیم کا سربراہ ہوتا ہے۔سی آر پی ایف نے قابلِ ذکر خدمات انجام دی ہیں۔اس تنظیم میں ۲۴۰ بٹالین ہیں جن میں ۶ خواتین بٹالین ہیں۔یہ بٹالین ملک کے مختلف حصوں میں موجود ہیں۔

ذمہ داریاں :

۱۔ اندرونِ ملک عدم استحکام یا کسی ریاست یا مرکز کے زیرِ انتظام علاقے میں قانون اور حسنِ انتظام کو برقرار رکھنے کے لیے بوقتِ ضرورت کام کرنا۔

۲۔ قدرتی آفات کے دوران شہریوں کی مدد کرنا۔

۳۔ ملک میں بغاوت کے خلاف جدوجہد کرکے اسے فرو کرنا۔

۴۔ دورانِ جنگ فوج کی معاونت کے لیے ثانوی سطح پر دفاع کا کام کرنا وغیرہ۔

ب) اسٹیٹ ریزرو پولس فورس (SRPF) : ایس آر پی ایف ملک کی ہر ریاست کی وزارتِ داخلہ کے ماتحت شہری پولس کے علاوہ مسلح پولس فورس ہے۔اسے ایس آر پی ایف یا کچھ ریاستوں میں پروونشیل سیکوریٹی فورس بھی کہا جاتا ہے۔'ڈپٹی انسپکٹر جنرل آرمڈ پولس' اس فورس کا اعلیٰ سربراہ ہوتا ہے۔ایس آر پی ایف میں متعلقہ ریاست سے عملہ بھرتی کیا جاتا ہے۔اس عملے کو ابتدائی اور خصوصی تربیت کی تکمیل کے بعد ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں۔ ریاست کی مستقل طور پر قائم شدہ چھاؤنیوں میں عملے کی تربیت جاری رہتی ہے۔زمانۂ جنگ میں انھیں ثانوی سطح پر دفاع کا کام کرنا ہوتا ہے۔

ذمہ داریاں :

۱۔ فسادی اور سماج مخالف عناصر پر قابو پانا۔
۲۔ ریاستی پولس کو قانون اور نظم وضبط کی برقراری میں مدد کرنا۔
۳۔ سماج کے لیے خطرہ پیدا کرنے والی، نکسل وادی جیسی مسلح تنظیموں سے مقابلہ کرنا۔

ج) ہوم گارڈس : ہوم گارڈ ایک رضا کار تنظیم ہے۔ اس کا قیام ۱۹۴۸ء میں مرکزی وزارتِ داخلہ کے ماتحت ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں عمل میں آیا۔ ہوم گارڈس میں سماج کے مختلف طبقات کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ان کے تجربات سے تنظیم فائدہ اُٹھاتی ہے۔ ہوم گارڈس ایک اختیاری خدمت ہے۔ ہوم گارڈس کو شہری انتظامیہ کا تعاون کرنے والی تنظیم مانا جاتا ہے۔ ریاست کے ہوم گارڈس قانون وضوابط کے مطابق ہوم گارڈس کا انتظام اور تنظیم جاری رہتی ہے۔ اس تنظیم کے سربراہ کو 'کمانڈنٹ جنرل ہوم گارڈ' کہا جاتا ہے۔ یہ تنظیم ضلع، تعلقہ اور دیہی سطحوں پر کام کرتی ہے جس کے مطابق انھیں مسلسل دس تا بارہ دنوں کی ابتدائی تربیت دی جاتی ہے۔ اس طرح انھیں ہفت روزہ قواعد اور آٹھ دنوں کا 'اعادہ کیمپ' بھی کرنا ہوتا ہے۔

ذمہ داریاں :

۱۔ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں قانون اور نظم ونسق، ٹریفک اور عوامی املاک کے تحفظ میں تعاون کرنا۔
۲۔ سماجی بہبود کے پروگرام منعقد کرنا۔
۳۔ تہواروں، تقریبات اور جلسوں وغیرہ کے دوران قانون اور نظم ونسق کی برقراری میں شہری انتظامیہ کی مدد کرنا۔
۴۔ قدرتی آفات یا ملک میں بم دھماکوں کے دوران عوام کی مدد کر کے ان کا حوصلہ قائم رکھنے میں مدد کرنا۔
۵۔ مذہبی بھائی چارہ قائم رکھ کر معاشرے کو خوف وخطر سے پاک کرنے کے پروگراموں میں شریک ہونا۔

د) شہری دفاع (Civil Defence) : دشمن کے فضائی حملوں سے ملک میں عوام کی جانوں اور املاک کی حفاظت کرنے کا کام جو تنظیم انجام دیتی ہے اسے 'تنظیم برائے شہری دفاع' کہتے ہیں۔ رقبے کے اعتبار سے نہایت وسیع ملک بھارت میں شہری دفاع ہر ریاست کی ذمہ داری ہے۔ تنظیم برائے شہری دفاع کی پالیسی، انصرام پر عمل آوری ملکی سطح پر ہونا لازمی ہے۔ یہ ذمہ داری 'ڈائرکٹر جنرل شہری دفاع' کی ہوتی ہے۔ ریاستی سطح پر یہ ذمہ داری 'ڈائرکٹر شہری دفاع' کی ہوتی ہے۔

شہری دفاعی خدمات کی تشکیل مرکزی، ریاستی اور ضلعی سطح پر یعنی تین سطحی ہوتی ہے۔ متعلقہ سطح پر اس کے کام جاری رہتے ہیں۔ اس تنظیم میں سبکدوش افسران، عوامی تنظیموں کے رہنما، صنعتی شعبے کے عہدیدار، پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف محکمے کے افسران، ڈاکٹرس، انجینئرس اور ماہرین

شامل ہوتے ہیں۔

ذمہ داریاں: دشمن کے فضائی حملے کے دوران انسانی جانوں اور املاک کو نقصان سے بچانے کے لیے یہ تنظیم درج ذیل سرگرمیاں انجام دیتی ہیں۔

۱۔ دشمن کے پھینکے گئے بموں کو نا کارہ بنانا۔

۲۔ اطلاعاتی نظام کی عمل آوری۔

۳۔ روشنی گُل کرنا (بلیک آؤٹ)۔

۴۔ زخمیوں کی طبّی امداد کرنا۔

۵۔ آگ بجھانا۔

۶۔ املاک کی حفاظت کرنا۔

۷۔ مرکز برائے فوجی بہبود قائم کرنا وغیرہ۔

سرگرمی

(۱) پولس کا انٹرویو

الف) پولس کا نام اور عہدہ :

....

ب) موجودہ تعیناتی تھانہ اور شعبہ

....

....

ج) عرصۂ ملازمت

....

د) تعلیم وتربیت

....

....

ہ) دورانِ ملازمت تجربہ

....

....

....

و) نوجوانوں کے لیے پیغام

۲۔ اپنے نزدیکی پولس تھانے کا دورہ کر کے وہاں کے کام کاج کی معلومات حاصل کر کے اسے ذیل میں تحریر کیجیے۔

IAHWG2

سبق ۹ افواج میں ملازمت کے مواقع

قومی خدمات ملک کے لیے نہایت اہم، معیاری اور اطمینان بخش تجربہ دینے والی خدمات ہیں۔فوج میں بھرتی کے لیے عموماً تین مرحلے ہوتے ہیں۔

۱۔ دسویں (SSC) امتحان کامیاب ہونے کے بعد
۲۔ بارھویں (HSC) امتحان کامیاب ہونے کے بعد
۳۔ کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے گریجویشن کے بعد

فوج میں بھرتی کی سطحیں

فوج میں بھرتی ہونے کے لیے اہلیت کے مطابق مختلف سطحیں متعین کی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں :

۱۔ درجہ اوّل جماعت - ۱ - گزیٹیڈ افسر
۲۔ درجہ دوم جماعت - ۲ - یا گروپ 'ب' (گزیٹیڈ افسر)
۳۔ درجہ سوم جماعت - ۲ - یا گروپ 'ب' (نان گزیٹیڈ افسر)
۴۔ درجہ چہارم جماعت - ۳ - یا گروپ 'ج'
۵۔ درجہ پنجم جماعت - یا جماعت 'د' میں ماہر یا نیم ماہر مزدوروں کی بھرتی کی جاتی ہے۔

فوج میں بھرتی کے لیے بنیادی اہلیت

میعادِ عمر - ضابطے کے مطابق
جسمانی اہلیت - ضابطے کے مطابق اقل ترین قد، وزن اور سینہ
طبّی اہلیت - ضابطے کے مطابق
تعلیمی اہلیت - ضابطے کے مطابق

فوجی اور نیم فوجی دستوں میں خواتین کو مواقع

- **افواج :** کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے گریجویشن کرنے کے بعد درجہ اوّل گزیٹیڈ افسر کے عہدے کے لیے درخواست دی جاسکتی ہے۔
- **نیم فوجی دستے :** BSF، CRPF اور ITBP میں افسر کے عہدوں اور اس کے ماتحت گروپ میں خواتین کے لیے مواقع دستیاب ہیں۔

درخواست کرنے کا طریقہ

فوج کی مختلف سطحوں اور مختلف خدمات کے لیے درخواست کرنے کے لیے ذیل میں مختلف ویب سائٹس دی ہوئی ہیں۔ ان ویب سائٹس کا استعمال کیجیے۔

۱۔ برّی افواج	–	http://www.joinindianarmy.nic.in
۲۔ بحریہ	–	http://www.joinindiannavy.gov.in
۳۔ فضائیہ	–	http://www.careerairforce.nic.in
	–	http://www.airmenselection.in
۴۔ بارڈر سیکوریٹی فورس	–	http://www.bsf.nic.in
۵۔ سینٹرل ریزرو پولس فورس	–	http://www.crpfnic.in
۶۔ اِنڈو تبت سرحدی پولس	–	http://www.recruitment.itbpolice.nic.in
۷۔ مسلح سرحدی دستہ	–	http://www.ssb.nic.in
۸۔ سینٹرل اِنڈسٹریل سیکوریٹی فورس	–	http://www.cisf.nic.in
۹۔ آسام رائفلس	–	http://www.assamrifles.gov.in

ان ویب سائٹس کے علاوہ ہفت روزہ ‘Employment News’ سے معلومات حاصل کیجیے۔

■■■

IAHSHP

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

उर्दू संरक्षणशास्त्र (कार्यपुस्तिका) इयत्ता नववी

₹ 38.00